بہت اچھے جوابات دیے۔

مذکورہ بالا واقعہ سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ حضرت حکیم الامت نوراللہ مرقدہٗ پر تنک مزاجی اور خشونت کا الزام بالکل ہی بے بنیاد اور غلط ہے ورنہ ان ہی کے مدرسہ کا ایک نوعمر ادنیٰ طالب علم اتنی طویل گفتگو نہ کرسکتا۔

چونکہ بہت پرانی بات ہوگئی اس لیے حضرت حکیم الامت نوراللہ مرقدہٗ کے جوابات روایت بالمعنی سمجھا جاوے،

حضرت مولانا مولوی محمد عمر صاحب پالن پوری مدظلہٗ العالی کے ایما پر یہ مکالمہ قلم بند کیا گیا۔ مؤرخہ ۲۹ر صفر المظفر ۱۲۹۸ھ

محمد احمد تھانوی، مقیم حال بستی نظام الدین اولیاء، نئی دہلی۔

تین تذکرے

یہ تین تذکرے جن کی تلخیص کی گئی ہے۔ مجمع الانتخاب، طبقات الشعراء اور گلِ رعنا پر مشتمل ہیں۔ صفحات کی مجموعی تعداد تین ہزار تین سو پینتیس (۳۳۳۵) ہے یہ تلخیص جن قلمی نسخوں سے کی گئی ہے۔ وہ سب اپنے مؤلفوں کی نظر سے بھی گذر چکے ہیں۔ اس لیے ان کا متن بھی مستند ہے۔ ادبیات اردو کی تاریخ کے سلسلہ میں یہ تذکرے نہایت اہم اور بنیادی مآخذ کی حیثیت رکھتے ہیں، امید ہے کہ ان کی اشاعت سے ہمارے محققین کو اپنی علمی پیش رفت میں مدد ملے گی تلخیص نگار: نثار احمد فاروقی۔ تقطیع متوسط۔ قیمت مجلد۔ /12 :پتہ: مکتبہ برہان، جامع مسجد، دہلی ۶

تبصرے

تاریخ دعوت وعزیمت حصہ چہارم از مولانا سید ابوالحسن علی ندوی تقطیع کلاں، کتابت وطباعت بہتر، ضخامت ۴۳۹ صفحات، قیمت مجلد -/۲۳ پتہ: مجلس تحقیقات ونشریات اسلام، ندوۃ العلماء، لکھنؤ۔

مولانا نے تاریخ دعوت وعزیمت کو قلمبند کرنے کا جو سلسلہ شروع کر رکھا ہے اور جو بہت مقبول اور مفید ثابت ہوا ہے، زیر تبصرہ کتاب اس زنجیر طلائی کا چوتھا درشاہوار اور حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانیؒ کے تذکرہ کے لیے مخصوص ہے، حضرت مجدد پر کتابوں، مقالات اور خاص رسائل ومجلات کی شکل میں بہت کچھ لکھا گیا ہے، لیکن یہ کتاب اپنے منہج ومقصد اور انداز تحریر کے اعتبار سے سب سے الگ اور ممتاز ہے۔ اصل مقصد یہ دکھانا ہے کہ شیخ احمد سرہندی کون تھے، کیسے تھے، ان کے عہد میں اسلام کن عظیم حوادث وخطرات کے نرغہ میں گھرا ہوا تھا اور کیوں؟ اور اس کی وجہ سے عام معاشرہ کی حالت کس درجہ سقیم وزبون تھی، پھر ان سب حالات کے پیش نظر حضرت مجدد نے مصطبۂ دعوت وارشاد پر کھڑے ہوکر تجدید واقامت دین کا صور اس شدت وقوت سے کس طرح اور کیسے پھونکا کہ سب ظلمتیں یک بیک کافور ہوگئیں اور اسلام کا رُخ روشن پھر ضیا بار ہونے لگا۔ حضرت مجدد کے کارہائے نمایاں کے اثرات برصغیر تک محدود نہیں رہے بلکہ عالم اسلام کے دور دراز گوشوں تک پہنچے، اس لیے مولانا نے

یہ داستان دسویں صدی ہجری میں عالمِ اسلام کی حالت سے شروع کی ہے، اس کے بعد ہندوستان میں اکبر کے ہاتھوں دینِ قیم کی جو رسوائی ہوئی مع وجوہ و اسباب کے اس کی جامع تصویر کشی ہے۔ ایک باب حضرت مجدد کے خاندانی اور ذاتی سوانح و کوائف (از ولادت تا خلافت) کے لیے مخصوص ہے، یہ کتاب کا تیسرا باب ہے، باقی پانچ ابواب میں ارشاد و ہدایت سے متعلق حضرت مجدد کی زندگی کے اہم واقعات تجدید و اقامتِ دین کی مردافگن مہم کا آغاز، اس مہم کا بنیادی نقطۂ نگاہ، گمراہی جن جن راہوں سے آئی تھی ان کی نشاندہی اور انسداد پھر تجدید و اقامت دین کی مہم کی عظیم الشان کامیابی، اس کے عالمگیر اثرات، حکومت میں خاموش مگر اہم انقلاب، اس مہم کی تنظیم و توسیع اور اس کا تسلسل، مولانا نے ان سب مسائل و مباحث پر بڑی جامع اور سیر حاصل گفتگو کی ہے پھر کوئی ایک بات بھی بغیر حوالہ کے نہیں، جو کچھ لکھا ہے کمال تحقیق اور تلاش و جستجو سے لکھا ہے اس کا اندازہ اس سے ہوگا کہ مآخذ کی فہرست عربی فارسی اردو اور انگریزی کی پونے تین سو کتابوں اور چند رسالوں پر مشتمل ہے، اس بنا پر کوئی شبہ نہیں کہ یہ کتاب اعلیٰ درجہ کا علمی و تحقیقی کارنامہ ہے اور ساتھ ہی ایک اہم دعوتی کارنامہ بھی ہے کیونکہ کتاب کی ترتیب اس انداز کی ہے جس سے صاف طور پر خود بخود یہ معلوم ہوجاتا ہے کہ ایک صاحب دعوت و عزیمت اور مصلح امت کو حضرت مجدد کی طرح اولاً علم و عمل، تصفیۂ باطن و تزکیۂ نفس کے اعلیٰ کمالات و اوصاف سے آراستہ و پیراستہ ہونا چاہیے اور پھر اپنے ماحول کی عقیدہ اور عمل کی گمراہیوں اور ان کے سرچشموں کا جائزہ دقت و وسعت نظر سے لے کر اسوۂ نبوی کی روشنی میں تجدید و اصلاح کا ایک جامع اور ہمہ جہتی منصوبہ کمال حزم و احتیاط سے بنانا چاہیے۔ اور اس منصوبہ کی تعمیل و تکمیل اس طرح ہو کہ اس راہ کا ہر قدم سنت نبوی کے مطابق ہو، اگر کسی شخص میں یہ سب کمالات بیک وقت جمع ہو جائیں تو وہ آج بھی وہ انقلاب پیدا کر سکتا ہے جو حضرت